نظم: بدلی کا چاند

"بدلی کا چاند" جوش ملیح آبادی کی ایک خوبصورت نظم ہے۔ اس نظم کے ذریعے شاعر نے ایک مخصوص انداز میں شام کی دلکش نظارہ کی تصویر کھینچی ہے۔ ویسے جوش کی یہی خصوصیت ہے کہ انہیں ایک ساتھ "شاعر انقلاب" "شاعر شباب" اور "شاعر فطرت" ہونے کا خطاب حاصل ہے۔

جوش ہماری جنگ آزادی کے سب سے قدآور شاعر ہیں۔ ان کی شاعری نے لاکھوں مجاہدین آزادی میں آزادی حاصل کرنے کا ذہنی عزم پیدا کیا۔ سر بکف باندھ کر آزادی کے میدان جنگ میں اترنے کے لئے ولولہ، ہمت اور حوصلہ پیدا کیا۔ جوش نے جنگ آزادی کے سلسلے میں کئی نظمیں لکھی ہیں۔ لیکن منظر نگاری کا نمونہ نظم "بدلی کا چاند" ہے۔ اس نظم کے ذریعے انہوں نے منظر نگاری کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ جوش کو شاعر فطرت بھی کہا گیا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انکو منظر نگاری کا گہرا مشاہدہ تھا۔ جب کسی منظر کو پیش کرتے ہیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ منظر نظروں کے سامنے سے گزر رہا ہے۔ منظر نگاری کے نمونہ کے طور پر بھی جوش کی کئی اہم نظمیں ہیں۔ جیسے "دگہری اور دیہاتی بازار" "غریب الوطن کا پیام" "بدلی کا چاند" وغیرہ

"بدلی کا چاند" نظم سے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:-

بدلی کا چاند

خورشید وہ دیکھو ڈوب گیا ظلمت کا نشاں لہرانے لگا
مہتاب وہ ہلکے بادل سے چاندی کے ورق برسانے لگا

وہ سانولے پن پر میداں کی ہلکی سی سیاہی دوڑ گئی
تھوڑا سا ابھر کر بادل سے وہ چاند جبیں جھلکانے لگا

لو ڈوب گیا پھر بادل میں، بادل میں وہ خط سے دوڑ گئی
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں، ظلمت کا قدم تھرانے لگا

پردہ جو اٹھایا بادل کا، دریا پہ تبسم دوڑ گیا
چلمن جو گرادی بدلی کی، میدان کا دل گھبرانے لگا

ابھرا تو تجلی دوڑ گئی، ڈوبا تو فلک بے نور ہوا
جھکا تو سیاہی دوڑا دی، سنبھلا تو ضیا برسانے لگا

کیا کاوش نور و ظلمت ہے؟ کیا جبر ہے؟ کیا آزادی ہے؟
انسان کی ترچھی فطرت کا مفہوم سمجھ میں آنے لگا

جوش ملیح آبادی کو منظر نگاری پر پوری طاقت حاصل ہے۔ اس طرح کی مثال مشکل سے ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔

مذکورہ نظم "بدلی کا چاند" کے چند اشعار حوالہ میں پیش کیے گئے ہیں۔

پہلے شعر میں جوش سورج غروب کا منظر پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دیکھو سورج غروب ہو گیا ہے اور دنیا پر اندھیرا چھا رہا ہے۔ چاند کالے بادلوں سے اس طرح نکل رہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چاند بادلوں میں چاندی کے ورق برسا رہا ہے۔ بادلوں میں چھنتی ہوئی چاندنی کی کرنیں ایسی لگتی ہیں جیسے بادلوں میں سے چاندی کے ورق برسائے جا رہے ہوں۔

جوش نے اپنے خاص لہجے میں شام کے وقت کی بڑی خوبصورت تصویر پیش کی ہے۔

دوسرے شعر میں جوش کہتے ہیں کہ شام کا وقت ہے میدان کا رنگ سانولا ہو اور شام ہونے کی وجہ سے میدان پر ہلکی سی سیاہی کی چادر بچھ گئی ہے۔ اس فضا میں چاند بادل سے ایسے جھانک رہا ہے جیسے کالی چادر میں سے کسی حسین کا ماتھا چمکتا ہوا دکھائی دے رہا ہو۔

تیسرے شعر میں کہیں کہیں چاندنی روشنی کے خطوط نظر آتے ہیں اور پھر گھٹا چھٹنے لگی اور چاند اس طرح باہر آیا کہ اندھیرے کے قدم اکھڑ گئے یعنی اندھیرا غائب ہو گیا۔

اس طرح جوش کی یہ پوری نظم شام کے دلکش منظر کی جیتی جاگتی تصویر پیش کرتی ہے۔ اور ان کی منظر نگاری کا ایک بہترین نمونہ ہے۔